بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۰ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۲۰ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

لاکھوں مقدس انسانوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن کریم کی اتباع سے برکات الٰہی نازل ہوتی ہیں

خدا تعالیٰ کے انوار قلوب پر اُترتے ہیں اور ایک قوی توکل اور محکم یقین عطا ہوتا ہے

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتّباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اُترتے ہیں۔ اور معارف اور نکات اُن کے مُنہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے۔ ... اور ایک لذیذ محبّتِ الٰہی جو لذّتِ وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر اُن کے وجود کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں۔ انہیں یہ ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کُھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دُعا کرتے ہیں تو وہ اُن کو سُنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے۔ اور اُن کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور وہ ہر ایک میدان میں اُن کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ اُن کا ہے۔"

(سُرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۳-۲۴)

"قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں۔ کیونکہ کوئی دُنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی۔ کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیلی و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی۔" (سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵-۲۶ حاشیہ)

"کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جو قرآن شریف پڑھے اور اس کے دل پر خوف کا اثر نہ ہو۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۴۰)

"قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیّت کا پاتے ہیں اور ان کی دُعائیں قبول ہو کر خُدا تعالیٰ اپنی کلام لذیذ اور پُر رعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے۔ اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۵۹ حاشیہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۱۸ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ"

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے اور مہمات دینیہ میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۹ ہجرت۔ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو جسم میں درد کی شکایت ہے اور طبیعت ناساز ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہمارے سرینام مشن کا ایڈریس حسب ذیل ہوگا۔

AHMADIA MASJID NASIR
EPHRAINSZEGEN NO 26
SURINAME,
SOUTH AMERCA.

(نائب وکیل التبشیر)

مکرم جاوید حسن صاحب بی ایس سی ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ ایم اے۔ بی ایڈ بنت حکیم فضل الٰہی صاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ دس ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۳ مئی ۱۹۷۱ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کے لئے مبارک کرے اور موجب ثمرات حسنہ کرے۔

محمد آباد سندھ میں میری بیٹی شریفہ بیگم زوجہ عزیز عبدالباسط خان سخت علیل ہے۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار ڈاکٹر حبیب اللہ خان
ابو حنیفی پنشنر ربوہ)

جماعت احمدیہ کا مقصد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت احمدیہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہمارا مقصد ساری دنیا میں اسلام پھیلانا ہے۔ اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اوقات کی قربانی نہ کریں۔ جب تک ہم اپنے اموال کی قربانی نہ کریں۔ ... اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حزب اللہ میں داخل ہونا کیوں ضروری ہے

گزشتہ شمارہ میں ہم نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں حزب اللہ میں داخل ہونے کی اہمیت پر روشنی ڈالی تھی۔ اور واضح کیا تھا کہ ہمارے ذریعہ دُنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے کا دار و مدار اس امر پر ہے کہ ہم اور ہماری نسلیں حزب اللہ میں داخل ہوتی چلی جائیں کیونکہ حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد مومن شیطان کے حملوں سے پوری طرح محفوظ ہو کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ ذاتی اور فردی طور پر بھی تائید و نصرت الٰہی کا مورد بن سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلفاء سلسلہ احمدیہ احباب جماعت کو حزب اللہ میں داخل ہونے کی تلقین کرتے چلے آرہے ہیں۔ آج ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۸ر اپریل ۱۹۳۸ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو حزب اللہ میں داخل ہونے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرو جو تمہیں خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دے اور تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ۔ ..... میں اختصار سے جماعت کے نوجوانوں کو خواہ وہ قادیان کے ہوں یا باہر کے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ لے کر کھڑے ہوں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس طرز پر اپنی زندگیاں گزاریں کہ ان کا وجود ہی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائے۔ یہ نہ ہو کہ صرف ان کی زبانیں نشانات بیان کریں بلکہ ایسا ہو کہ ان کے جسم بھی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائیں۔ اور یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی اپنے فضلوں کے دروازے ویسے ہی کھلے رکھے ہیں جیسے ان سے پہلوں کے لئے کھولے گئے تھے۔"

(الفضل ۱۳ر اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حزب اللہ میں داخل ہونے کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ ابھی تو تمہیں سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی وجہ سے نصرت الٰہی طفیلی طور پر حاصل ہے لیکن اگر تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ گے تو پھر تم فردی اور ذاتی طور پر بھی نصرت الٰہی کے مورد بن جاؤ گے جس کے نتیجہ میں کامیابی اور غلبہ تمہارے لئے مقدر کر دیا جائے گا چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ حزب اللہ بنو پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے (سلسلہ احمدیہ کے طفیل) اب بھی تمہیں اُس کی نصرت حاصل ہے مگر پھر خصوصی اور فردی نصرت حاصل ہوگی۔ آج کل کی نصرت کی مثال تو ویسی ہی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو لوگ اس کا سامان اٹھا اٹھا کر باہر نکال لیتے ہیں۔ عزت تو اُس کی ہوتی ہے مگر ساتھ ہی اُس کے نوکر کا سامان بھی باہر اٹھا لاتے ہیں۔ محلہ کے لوگ بھی پہنچ جاتے ہیں۔ فائر بریگیڈ بھی اور پولیس بھی پہنچ جاتی ہے۔ فرض کرو مکان کسی گورنر یا ڈپٹی کمشنر کا ہو تو جس جوش سے لوگ اس کا سامان نکالتے ہیں اس جوش سے، اگر اس کے نوکر کے گھر میں آگ لگے تو، کبھی نہ نکالیں گے۔ لیکن اسی نوکر کا سامان جب آقا کے سامان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے تو اس کو بھی احتیاط سے نکال لیا جاتا ہے لیکن یہ نکالنا طفیلی ہوتا ہے۔ اسی طرح اب بھی اللہ تعالیٰ تمہاری مدد تو کرتا ہے مگر یہ مدد طفیلی ہے لیکن اگر تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ۔ تو پھر تمہیں ذاتی نصرت بھی حاصل ہو گی اور طفیلی بھی۔ اِس وقت تمہاری نصرت اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ اس کی ذلت سے سلسلہ کی ذلت ہوگی مگر حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد تمہاری اس لئے بھی نصرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اس کی ذلت سے میری ذلت ہوگی۔ اگر یہ بدنام ہوا تو چونکہ یہ میرا دوست ہے اس لئے مجھ پر الزام آئے گا کہ میں نے دوست سے وفاداری نہیں کی۔" (الفضل ۱۳ر اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد تمہیں طفیلی نصرت کے ساتھ ساتھ فردی اور ذاتی طور پر بھی نصرت حاصل ہو جائے گی بتایا کہ اس ذاتی اور فردی نصرت کا فائدہ یہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ تمہارا دوست بن جائے گا۔ تم اس کی خاص حفاظت میں آجاؤ گے اور دُنیا تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی۔ کیونکہ جو کوئی تمہیں نقصان پہنچانا چاہے گا خدا خود اس کا مقابلہ کرے گا۔ اور کون ہے جو خدا کا مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیریں اور منصوبے ..... نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے اور پانی قائم رہتا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت، نیکی، سچائی، ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ۔ پھر خواہ دُنیا تمہیں سانپ، بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہو گے اور خواہ کتنی طاقتور حکومتیں تمہیں مٹانا چاہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گی اور تم جو آج اس قدر کمزور سمجھے جاتے ہو تم ہی دنیا کے روحانی بادشاہ ہو گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو دُنیا کی بادشاہت مل جائے گی بلکہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ تم تحصیلدار بن جاؤ گے، اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ تم ایک کانسٹیبل ہی بن جاؤ گے، ظاہری حیثیت خواہ تمہاری چپڑاسی سے بھی بدتر ہو مگر دُنیا پر قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تم کو بادشاہوں سے بڑا اور تم پر ظلم کرنے والوں کو ادنےٰ نوکروں سے بھی بدتر نہیں بنا دیا جائے گا۔" (الفضل ۱۳ر اپریل ۱۹۳۸ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کرنے کی جو عظیم ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم طفیلی نصرت پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اپنے آپ کو اس بات کا اہل بنائیں کہ ہمیں ذاتی اور فردی طور پر نصرت الٰہی حاصل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ خود ہمارا دوست اور ولی بن جائے۔ اور ہمیں اپنے فضل سے ہمارے مقصد میں کامیاب کر دے۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت بجا لا کر اور اسلام کا کامل نمونہ بن کر اور اس طرح تعلق باللہ میں ترقی کر کے حزب اللہ میں داخل ہو جائیں۔ پس ہم میں سے ہر فرد کا اور اسی طرح ہماری آئندہ نسلوں کا حزب اللہ میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین اللّٰھم آمین

تقریب شادی

ربوہ ۵ر مئی ۱۹۷۱ء عزیزہ عظمیٰ حفیظ خانم سلمہا بنت مکرم عبد اللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور ملک محمد طاہر صاحب سینئر سائنٹیفک آفیسر اٹامک انرجی پاکستان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری ۱۹۷۱ء کو پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ اس روز چھ بجے شام عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی موسم کی خرابی اور طبیعت کی ناسازی کے باوجود ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید اور دعائیہ نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں سب حاضرین شریک ہوئے۔ بعدہٗ حضور نے مکان کے اندر تشریف لے جا کر وہاں بھی دعا کرائی اور عظمیٰ حفیظ خانم سلمہا کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائل قرآن کریم

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

؎
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے ٭ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

آج سے چودہ سو سال پہلے مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر غار حرا کی تاریکی اور ویرانی میں ایک غمخوار اور انسانیت کا محسن اعظم ذکر و فکر عبادت اور مناجات میں مصروف ہے غار حرا کی خلوت نشینی اور اس میں لیل و نہار ذکر الٰہی نے "الامین والصادق" کے دل و دماغ کو روحانیت کے جلوہ سے مزید متاثر کر دیا اس کی روح خدا تعالیٰ کے حضور گداز ہو گئی اور اس کو وصال ربانی کا عظیم مرتبہ حاصل ہو گیا جس کا استحقاق صرف آپ کی ذات مبارک کو ہی تھا۔ چنانچہ ایک دن یکایک آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور آپ کی روح مبارک کسی اور عالم میں پہنچ گئی۔ ایک فرشتہ آپ کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور وہ آپ سے یوں مخاطب ہوتا ہے۔

اِقْرَأْ

پڑھ! اور غار میں بیٹھا ہوا انسانیت کا محسن اعظم جواباً یوں کہتا ہے:۔

"مَا أَنَا بِقَارِئٍ"

میں تو پڑھنا نہیں جانتا دوسری مرتبہ فرشتہ نے یہی فقرہ اقرأ دہرایا مگر دوبارہ جواب

"مَا أَنَا بِقَارِئٍ"

میں دیا گیا تیسری مرتبہ فرشتہ نے اسی پاکباز اور اخلاق فاضلہ کے عدیم المثال پیکر کو اس زور اور قوت سے بھینچا کہ اس یار غار اور گوشہ نشین کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝
اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
(العلق)

(۲)

اس دن اس وحی خداوندی کے نزول سے "ان الدین عند اللہ الاسلام" کی بنیاد رکھدی گئی اور قرآن مجید اقوام عالم کے لئے صحیفہ ہدایت کی شکل میں منصۂ شہود پر آیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین کی بعثت مبارکہ اور رسالت محمدیہ کا آغاز ہوا۔

۲۳ سال تک قرآن کریم کا نزول مبارک ہوتا رہا قرآن کریم کی تلاوت سے سب سے پہلا اور نمایاں اثر جو قاری پر ہوتا ہے اور جو قرآن کریم کی بنیادی فضیلت ہے یہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ جلوہ گر ہے۔ قرآنی آیات کا ہر لفظ اس امر کی نشاندہی کر رہا ہے کہ اس دنیا کا ایک خالق ہے اس کے الفاظ میں قدرتی ترنم اور سوز ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد ایسے انداز میں بیان کی گئی ہے کہ انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے قرآن کریم میں جتنے انبیاء کے واقعات کا ذکر ہوا ہے ان سب میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات اور اسماء حسنیٰ کا عقیدہ راسخ کرنے کیلئے اسلوب جاذب اختیار کیا گیا ہے قرآن کریم خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے قرآن کریم کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
(الشعراء)

یعنی یہ کتاب رب العٰلمین کی صفت کے ماتحت نازل ہوئی ہے اور یہ کتاب ساری دنیا کے لئے قندیل اور شمع کی حیثیت رکھتی ہے خدا تعالیٰ کی ہستی اور وجود کا عقیدہ بڑے شد و مد سے اس میں بیان ہوا ہے ہر آیت میں خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کا اظہار ہے تاکہ لوگ احکامِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے رضائے ربانی حاصل کریں خدا تعالیٰ کی بنیادی صفات رحمانیت رحیمیت۔ ربوبیت اور مالکیت کے جلوے قرآن کریم کے مختلف مقامات پر نظر آتے ہیں۔ قرآنی احکام کی فلاسفی بیان کرتے وقت خدا تعالیٰ کو حکیم کی صفت سے پکارا گیا ہے اور بتلانا یہ مقصود ہے کہ اس حکم خداوندی میں بھی ایک حکمت ہے اگر انبیاء کے بالمقابل مخالفین نے سر اٹھایا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ثبوت دیا۔ معاندین ناکام و نامراد رہے اور انبیاء کامیاب و کامران۔ تو وہاں پر صفت قدیر کا اظہار کیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بالمقابل نمرود شاہ بابل ذلیل ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل فرعون مصر آپ کا تعاقب کرتا ہوا سمندر کے متلاطم امواج میں غرق ہوتا ہے اور غرق ہوتے وقت وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعتراف کرتا ہے اور کہتا ہے۔

"اب میں ایمان لایا"

کیا اس واقعہ اور اس قسم کے دوسرے واقعات کے پڑھنے سے خدا تعالیٰ کا جلوہ نظر نہیں آتا جو یقیناً اور یقیناً قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معارف میں خدا تعالیٰ جلوہ گر ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات (اسمائے حسنیٰ) پر بڑی ضخیم کتب تحریر کی گئی ہیں مگر خدا تعالیٰ نے ان صفات کو ایک ایک لفظ میں بیان کیا ہے۔ جس میں جلالی اور جمالی اسلوب موجود ہے ؎

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

یہ فضیلت صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ صفات باری تعالیٰ کا عقیدہ راسخ کرنے کے لئے انتہائی مؤثر اور پُر شوکت انداز بیان اس میں استعمال ہوا ہے۔ آخرت حشر و نشر اور برزخ کا نقشہ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ انسان خدا کی ہستی کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(۳)

قرآن شریف نے اخلاق کے متعلق بے نظیر تعلیم کو پیش کیا ہے کیونکہ قرآن شریف کا بنیادی موضوع ہی یہ ہے کہ وہ انسان کو اعلیٰ کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرے قرآن کریم کے اسماء میں سے ایک نام "الفرقان" بھی ہے جیسے فرمایا:۔

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ
عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ
نَذِيْرًا ۝ (الفرقان)

وہ خدا بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب اتاری تاکہ وہ ساری دنیا کو ڈرائے۔

ایک دوسرے مقام پر ذکر ہوا

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یعنی ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے فرقان کے معنے ہی یہ ہیں کہ جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہو۔ قرآن کریم نے حق یعنی اخلاق حسنہ (جن سے فرزندانِ اسلام کو متصف ہونا چاہیئے اور ان کو اپنانا چاہیئے) بیان کئے ہیں۔ اور جن سے بچنا چاہیئے وہ بھی اخلاق سیئہ (باطل) بیان فرمائے ہیں چنانچہ اخلاق حسنہ میں سے عدل و احسان صبر۔ عفو۔ شکر۔ تواضع۔ امانت۔ غریب پروری حسن ظن، ایثار، صلہ رحمی۔ عفت و عصمت تعاون باہمی۔ حسن سلوک۔ والدین کے حقوق حقوق اللہ۔ حقوق العباد وغیرہا بیان کئے گئے ہیں اور ان سے معاشرہ میں سکون اور اطمینان کی فضا پیدا کرنا مقصود ہے قرآن کریم اخلاق کا مکمل ضابطہ پیش کرتا ہے اور اس کے اخلاقی نظریات ہی بطور بنیاد کے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی اخلاق کی حقیقی مثال اور نمونہ تھے جب کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ" کہ آپ قرآنی اخلاق کے حامل تھے۔

(۴)

قرآن کریم کی ایک بڑی عظیم فضیلت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی دائمی حفاظت کا وعدہ فرماتے ہوئے بطور تحدی کے بیان کیا ہے کہ

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" ۝

کہ ہم نے اس ذکر اور قابل شرف کتاب کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اس کی حکمت اور وجہ خدا تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (مائدہ)

کہ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے۔ رمضان المبارک میں دس سال کا بچہ محراب میں کھڑا ہو کر قرآن کریم الف سے یا تک فر فر سنا دیتا ہے۔ اور اس کثرت سے حفاظ [illegible] موجود ہیں کہ جو قرآن کریم کی شہادت [illegible] دے رہے ہیں یورپین مصنفین نے تسلیم کیا ہے کہ موجودہ قرآن مجید حرفاً حرفاً اور لفظاً لفظاً وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں زیر لفظ "قرآن" تحریر ہے:۔

"یورپین علماء کی یہ کوشش کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں"۔

سر ولیم میور اپنی تصنیف The Quran میں رقمطراز ہیں:۔

"یہ تمام ثبوت دل کو پوری تسلی دلا دیتے ہیں کہ وہ قرآن جسے ہم آج پڑھتے ہیں لفظاً لفظاً وہی ہے جسے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا تھا"۔

خدا تعالیٰ نے غیر معمولی ذرائع پیدا کئے ہیں جن سے قرآن کریم ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا ہے

گذشتہ سال یہود نے جرمنی سے قرآن مجید شائع کیا اور اس کی کاپیاں اسلامی ممالک میں مفت تقسیم کی گئیں اور اس میں اُن آیات کو خارج کر دیا گیا جو یہود کے سازشی کردار اور ان کی بداخلاقیوں پر مشتمل ہیں اور ظاہری لحاظ سے اس کو انتہائی دیدہ زیب بنایا گیا۔ مگر اس میں صاف تحریف تھی اور اسلامی حکومتوں نے عوام کو خبردار کر دیا کہ اس قرآن میں تبدیلی اور تحریف کی گئی ہے۔ حفاظت قرآن ایک ایسی عظیم فضیلت ہے جس کا اعتراف معاندین نے بھی کیا ہے۔

(۴) قرآن کریم کی حفاظت اور فضیلت پر یہ بھی ایک دلیل ہے کہ قرآن کریم میں مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں اور خبریں موجود ہیں۔ اور یہ پیشگوئیاں قرآن کریم میں مستقبل قریب اور بعید کے متعلق موجود ہیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہی مکہ سے ہجرت اور واپسی کی پیشگوئی تھی جو بعینہٖ پوری ہوئی۔ جنگ احزاب کی پیشگوئی تھی جب کہ سارا عرب اور مخالف طاقتیں اسلام کے خلاف ٹوٹ پڑیں اور حالات انتہائی نازک تھے اور اس جنگ میں دشمنوں کی ناکامی کی پیشگوئی تھی۔ عرب کے اسلام قبول کرنے کی پیشگوئی تھی۔ رومیوں کے کسریٰ پر غالب آنے اور پھر مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہونے کی پیشگوئی سورہ روم میں مذکور ہے اور یہ بعینہٖ پوری ہوئی چنانچہ اس کا اعتراف سرولیم یوں کرتا ہے۔

"عجب فارس کی فتوحات کا سیلاب ابھی تک برابر بڑھا چلا جاتا تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی تیسویں سورت میں یہ پیشگوئی کی کہ عنقریب روم فارس پر غالب آئے گا اور جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں واقعات نے اس پیشگوئی کو سچا ثابت کیا۔" (لائف آف محمد)

دور حاضر کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں بڑی صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے ملک فلسطین پر یہود کے وقتی طور پر قابض ہونے کی پیشگوئی بیان کر کے ساتھ ہی اس امر کی بھی وضاحت بطور پیشگوئی کے فرمائی ہے کہ فلسطین دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آئے گا۔ یاجوج ماجوج (امریکہ برطانیہ اور روس) کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی اور پسماندہ اقوام کی ترقی۔ نہر سویز نہر پانامہ کی پیشگوئیاں۔ دخانی جہازوں۔ ریل موٹر۔ ہوائی جہازوں کے ایجاد ہونے کی پیشگوئیاں ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ بادشاہوں کی تباہی اور جمہوریت کے قیام کی پیشگوئیاں۔ چڑیا گھروں کی پیشگوئی۔ پریس کا قیام۔ علم ہیئت۔ طبقات الارض۔ چاند اور مریخ کے زمین کے ساتھ وابستہ ہونے کی پیشگوئیاں۔ امریکہ اور روس کی تباہی کی پیشگوئی۔

(۵) قرآن کریم کی ایک علمی فضیلت یہ ہے کہ وہ گذشتہ مذاہب اور ادیان کی الہامی کتب کی غلطیوں کو بیان کرتا ہے اور ان مذاہب کے بنیادی عقائد پر تنقید کر کے ان کی اصلاح کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس امر کو یوں بیان کرتا ہے۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى
اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ
لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (نحل ۶۴-۶۵)

خدا کی قسم یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کی تمام امتوں کی طرف رسول بھیجے تھے۔ پھر ان کو شیطان نے انکے بداعمال خوبصورت کر کے دکھائے چنانچہ آج وہی شیطان انکا دوست اور آقا ہے ان کیلئے ایک دردناک عذاب ہے اور ہم نے اس کتاب کو تجھ پر صرف اسلئے اتارا ہے کہ جس امر کے متعلق انہوں نے باہمی اختلاف کر لیا ہے اسکو ان پر روشن کرے اور نیز جو اس پر ایمان لائیں ان کیلئے یہ کتاب ہدایت اور رحمت کا موجب ہو اب ان آیات بالا کے مضمون میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو ادیان تھے انکو ایسا رنگ دیا گیا جیسے نفسانی خیالات تھے اور اب اس قرآن کریم میں ہی ہدایت اور اقوام عالم کیلئے رحمت ہے اور اسکے سایہ میں ہی بیٹھ کر مسرت اور رحمت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(۶) قرآن کریم کا نزول مبارک ایک ایسی عظیم ہستی پر ہوا ہے جسکے اخلاق اور جسکی ہر حرکت قرآنی معیار کے مطابق تھی اور آپکے حالات اور کوائف کا بہترین ماخذ قرآن کریم ہے بعض مؤرخین اور اہل علم نے آنحضرتؐ کی سیرت صرف قرآنی آیات کو مدنظر رکھ کر تحریر کی ہے۔ قرآن کریم نے یہ اصل انتہائی اعلیٰ اسلوب میں بیان فرمایا ہے کہ نبی کی پہلی زندگی کا معیار نسبت بلند ہونا چاہیئے اسکی زندگی دوسروں کیلئے ہر لحاظ سے نمونہ ہو اس کی ہر حرکت سے نور کی کرنیں نکلیں تا ماحول جگمگ جگمگ کر اٹھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی وحی کے مطابق بطور چیلنج کے فرمایا۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ
بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ
عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ (یونس ۱۷)

اے محمد ان سے کہہ کہ اگر خدا چاہتا تو میں یہ کتاب پڑھ کر تمہیں نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس تعلیم سے آگاہ کرتا۔ یقیناً میں نے تم میں اس سے پہلے عمر کا ایک حصہ گزارا ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

(ا) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب)

(ب) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ
اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔
(آل عمران ۳۲)

لفظ اتَّبِعُوْنِىْ میں راز مضمر ہے کہ میں اطاعت اور فنائیت سے محبوب خدا بن گیا ہوں اگر تم بھی میری اتباع میں ایسے کام کرو گے تو تم پر بھی فضل ربانی ہوگا۔ الغرض قرآن کریم کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے پاکیزہ اخلاق رکھنے والے الرسول الاعظم قلب مطہر پر نزول قرآن میں بھی ہے۔

۷۔ قرآن کریم کا نزول مبارک اس عظیم الشان ادب اور اسلوب میں ہوا ہے جس کو خدائی اسلوب کہتے ہیں اس کے اسالیب بیانیہ اور فکریہ میں ایسی فصاحت اور بلاغت ہے جس سے دل و دماغ متاثر ہوتے ہیں ایسی حلاوت ہے جس سے انسان لطف اندوز ہوتا ہے اس کے مجازات اور استعارات میں علمی تاثیر ہے اور مقصود عبرت و موعظت ہے ایک قدرتی ترنم اور نغمہ ہے جو انسان پر وجد کی کیفیت طاری کرتے ہیں۔ قرآنی مفردات کا انتخاب اور ان میں وسیع مطالب یہ قرآنی ادب کا کمال ہے۔ قرآنی اسلوب اتنا پُر شوکت ہے کہ اس کا پڑھنا اور سننا رقت طاری کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ کفار مکہ چلا چلا کر کہا کرتے تھے۔

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ
وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ۔

اس قرآن کو مت سنو بلکہ اسکی تلاوت کے وقت شور و شغب کرتا کہ تم غالب آسکو

قرآنی اسلوب عربی زبان کا اعلیٰ ترین اور مکمل نمونہ ہے اسکا اعتراف عیسائی ادباء کو بھی ہے۔ عیسائی مدارس میں قرآن کریم کو بطور ارتقائی ادب کے پڑھایا جاتا ہے۔ چنانچہ بیروت کے علمی مکاتب میں قرآن کریم بطور کورس کے رائج ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

حضرت عمرؓ نے قبول اسلام سے پہلے ایک دفعہ اس امر کا عزم صمیم کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے اور اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے کیونکہ رات اور دن اسی موضوع پر گفتگو ہوتی اور آنحضرتؐ کے خلاف سخت مسموم فضا پیدا کر دی گئی تھی۔ حضرت عمرؓ کی شجاعت اور طاقت کی دھوم تھی۔ آپ کو قریش کا سفیر کہا جاتا تھا۔ ایک دن گھر سے نکلے ہیں ہاتھ میں تلوار تھی۔ چہرہ پر غضب کے آثار۔ راستہ میں کسی نے کہا کہ عمر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانے سے پہلے اپنے بہنوئی اور ہمشیرہ کے متعلق معلوم کر لو وہ بھی آغوش اسلام میں آچکے ہیں۔ اس خبر نے ان کے غصہ کو اور زیادہ کر دیا۔ آپ نے ان کو اس قدر مارا اور پیٹا کہ خود تھک گئے۔ جب غصہ دور ہوا اور ان آیات کو سنا۔

طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً
لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ
خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ
الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى ۝

ان آیات کا سننا تھا کہ دل میں ایک ابال اٹھا۔ کدورتیں دھل گئیں اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ تاریخ میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے رونا شروع کر دیا۔ آپ کا دل نور ایمان سے منور ہو گیا۔ اور آپ کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور کہا۔ امن ھذا فررت قریش کیا قریش نے اس جیسی کتاب سے فرار کیا ہے۔ اس کے بعد فوراً ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور آغوش اسلام میں آ گئے۔ صحابہ نے فرط محبت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

قرآن کریم اپنی ظاہری اور باطنی فصاحت و بلاغت اور اس کی تاثیر کا اظہار یوں کرتا ہے

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى
جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (الحشر)

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو اس کو ضرور تو جھکا ہوا ۔ اور پاش پاش دیکھتا خدا تعالیٰ کے خوف سے یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

قرآن کریم کی فضیلت اور اس کے اعجاز پر یہ بھی ایک ٹھوس دلیل ہے کہ قرآن نے بار بار معاندین اسلام اور مخالفین قرآن کو چیلنج دیا ہے کہ اگر تم کو اس کتاب کے متعلق کوئی شک ہے جو ہم نے اپنے بندہ محمدؐ پر اتاری ہے تو تم اس جیسی کوئی کتاب لاؤ اور یہاں تک قرآن نے چیلنج دیا ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل)

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی ایک وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل حالات سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جاویں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۲۵۳

میں نور بیگم بیوہ ملک معراج الدین صاحب مرحوم قوم ککے زئی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۲۔ الٰہی پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲۱/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نور بیگم ۲۔ الٰہی پارک مصری شاہ۔ لاہور
گواہ شد: شریف احمد لاہور شہر۔
گواہ شد: ملک عبدالحق صدر مجلس موصیان حلقہ رحمن پورہ لاہور

مسل نمبر ۲۰۴۳۱

میں بشیر احمد اختر ولد محمد دین صاحب قوم کھٹوٹے پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون مغربی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰.۱.۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۱/۶۳ لیون ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: بشیر احمد اختر احمدیہ سیکنڈری سکول بائے بو۔ سیرالیون
گواہ شد: مقبول احمد ذبیح انچارج احمدیہ مشن سیرالیون
گواہ شد: کمال الدین حبیب احمد احمدیہ سیکنڈری سکول بواجے بو

مسل نمبر ۲۰۴۳۲

میں ضیاء اللہ ولد چوہدری عزیز اللہ صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ ٹیچر عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۳/E.B ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۶-۶۰ لیون روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: ضیاء اللہ چیمہ چک ۶۳/E.B عارف والا ضلع ساہیوال
گواہ شد: مقبول احمد ذبیح انچارج احمدیہ مشن مشرقی صوبہ سیرالیون
گواہ شد: کمال الدین حبیب ٹیچر سیرالیون۔

مسل نمبر ۲۰۴۳۴

میں طیبہ کوثر بنت سید عبدالغنی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ایک تولہ ۶ ماشہ مالیتی — ۲۱۹ روپے
۲۔ گھڑی کلائی ایک عدد " — ۱۱۲ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: طیبہ کوثر معرفت سید سلیم احمد شریفی ۹۷/- فرید ٹاؤن۔ ساہیوال شہر
گواہ شد: سید سلیم احمد شریفی برادر موصیہ ساہیوال شہر
گواہ شد: چوہدری عبدالعزیز ساہیوال شہر۔

مسل نمبر ۲۰۴۳۵

میں انیس الرحمٰن ولد حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قوم شیخ انصار پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۹ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: انیس الرحمٰن۔ دارالعلوم شرقی ربوہ
گواہ شد: عبداللطیف خان ولد مولوی محمد مفتی خان صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد: عبداللطیف خان ولد عبدالمنان خان صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۳۶

میں غلام احمد ولد کرم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان واقع گکھڑ منڈی مالیتی ۴۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: غلام احمد گکھڑ منڈی محلہ حاجی پورہ نزد چوہدری محمد امین ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد: ظفر علی صدر جماعت احمدیہ گکھڑ منڈی
گواہ شد: ایم نور حسین پال۔ نور ٹیلرنگ ہاؤس گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۳۷

میں برکت اللہ ولد حضرت قادر بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۷۶ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۹/۴۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: برکت اللہ پوسٹل پنشنر دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد: محمد الدین دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد: عطاء اللہ جان بھٹی دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۳۸

میں مبارکہ بیگم بنت چوہدری فضل احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۸۵/R.B ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارکہ بیگم چک ۱۸۵/R.B ڈاکخانہ چک جھمرہ ضلع لائل پور۔
گواہ شد: چوہدری محمد اشرف لیکچرار ٹی آئی کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: محمد انور۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک جھمرہ۔ ضلع لائل پور۔

درخواست دعا

عاجز دو ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے نیز خاکسار کی اہلیہ بھی چند دنوں سے علیل ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے اور جملہ مشکلات سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبدالرحمٰن احمدی۔ ڈسکہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

فضائل قرآن (بقیہ صفحہ ۳)

یعنی اگر جن و انس اکٹھے ہو کر اس جیسی کتاب کو لانا چاہیں وہ نہیں لاسکتے۔ چاہے وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں۔

یہ چیلنج اور تحدّی علماء فصاحت و بلاغت کو جھنجوڑ رہی ہے اور علم المعانی کے مشاہیر کے دروازوں پر دستک دے رہی ہے کہ آؤ اور قرآن کی مثل پیش کرو۔ قرآن یا سورۃ یا ایک آیت کو پیش کرو۔ مگر ہر طرف خاموشی ہے اور قرآن کریم ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے۔

لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم اور اس کے معارف و فضائل سے جو عشق تھا اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے مذہب کے معنے یہ ہیں کہ وہ دوسرے مذاہب کی نسبت بہت زیادہ خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے

اور وہ ہر قسم کے نقائص سے منزہ اور پاک ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ ہر مذہب اپنے اندر بعض صداقتیں رکھتا ہے۔ اور سچے مذہب کے صرف یہی معنے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نسبت اپنے اندر بہت زیادہ خوبیاں اور کمالات رکھتا ہے اور ہر قسم کے نقائص سے منزہ اور پاک ہوتا ہے۔ ورنہ تھوڑی بہت صداقت تو ہر مذہب میں پائی جاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ عام طور پر اس اصل کو نہیں سمجھا جاتا جس کا نتیجہ شدید مذہبی عداوت کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔ اسلام اس کم حوصلگی بلکہ غلط بیانی کا شدید مخالف ہے اور اپنی صداقت کے دعویٰ کے ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہے کہ ہر مذہب اپنے اندر بعض خوبیاں رکھتا ہے اور مختلف مذاہب کے پیرؤوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر اندھا دھند حملہ نہ کیا کریں بلکہ دوسروں کی خوبیوں کو بھی دیکھا کریں۔ اور بلا غور و تحقیق مذہبی تعصب کی بناء پر یہ خیال نہ کر لیا کریں کہ دوسرا مذہب سر سے پا تک عیوب کا مجسمہ ہے اور ہر قسم کی خوبی اس میں مفقود ہے۔ چنانچہ آیت مذکورہ بالا میں یہودیوں اور مسیحیوں کو ملامت کی گئی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اس قدر سخت عداوت رکھتے ہیں کہ دوسروں کی کسی خوبی کے قائل ہی نہیں بلکہ تعصب مذہبی سے اندھے ہو کر فریق مخالف کو سراسر غلطی پر خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر اور کچھ نہ ہو تو کم از کم دونوں ایک ہی کتاب کے پڑھنے والے ہیں۔ پس اس ایک خوبی میں تو دونوں مشترک ہیں۔ اگر قرآن کریم کی اس تعلیم پر لوگ عمل کریں تو دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ اور ہر قسم کے جھگڑے اور منافشات دور ہو کر صحیح معنوں میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تمام مذہبی جھگڑوں کی بنیاد اسی غلط فہمی پر ہے۔ لوگ مخالف مذہب پر غور کرنے سے پہلے ہی اُس کی تردید شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے پیرؤوں کے دل میں بھی اس حملہ آور کے مذہب کی نسبت بُغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح ٹھنڈے دل سے مختلف مذاہب پر غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ اور بلا غور کئے تمام مذاہب کے پیرو صرف دشمنوں کی روایات کی بناء پر دوسرے مذاہب کے عقائد کو بعید از عقل اور مجموعۂ توہمات اور اس کے احکام کو ناقابلِ عمل اور دنیا کے امن کے منافی خیال کر لیتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اُن مذاہب سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اگر ہمدردانہ غور ہو تو ہر ایک مذہب میں بہت کچھ خوبیاں اور کسی قدر کمزوریاں نظر آئیں گی سوائے اس ایک سچے مذہب کے جو سب نقصوں سے پاک ہوتا ہے۔ پس اس غور کا لازمی نتیجہ باہمی صلح اور آشتی ہوگا۔ ایک دوسرے کے مذہب پر ناجائز حملہ کرنے کی عادت لوگوں کو اسقدر پڑ گئی ہے کہ اس زمانہ میں وہ ایک شغل خیال کیا جاتا ہے حالانکہ اس کے نتائج بحیثیت مجموعی تمام دنیا کے لئے خطرناک ہیں۔ اور قرآن کریم نے اصولی طور پر اس آیت میں اسی نقص کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عیب صرف یہود اور نصاریٰ میں ہی نہیں بلکہ وہ تمام لوگ جو علم صحیح سے بے بہرہ ہیں۔ ایک دوسرے پر ایسے ہی حملے کرتے ہیں۔ یعنی ایک دوسرے کی خوبیوں کو بالکل نظر انداز کر دینا اور لڑائی جھگڑے کے وقت نیکی اور بدی کا موازنہ نہ کرنا صرف جہلا کا کام ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان خدا کو مانتا ہو اور پھر اس میں کوئی نیکی نہ ہو۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ایک چیز موجود ہو اور پھر اس میں کوئی خوبی نہ پائی جاتی ہو۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بھی ایسی پیدا نہیں کی جس میں کوئی فائدہ نہ ہو۔ بلکہ اب تو سانپ اور بچھو کے زہر تک میں فوائد تسلیم کر لئے گئے ہیں۔ پھر انسان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس میں کوئی بھی خوبی نہیں۔ سراسر ظلم اور خدا تعالیٰ پر حملہ ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نتیجہ امتحان دینیات انعامی جامعہ نصرت ۱۹۷۳ء

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو سال قبل جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر طالبات جامعہ نصرت کے لئے ایک نصاب تجویز فرمایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ ہر جماعت میں اول آنے والی طالبہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کی فیس بطور انعام دی جائے گی اس نصاب کو جاری ہوئے تین سال ہو گئے ہیں اور اس سال تیسری مرتبہ یہ امتحان لیا گیا ہے ہر جماعت میں مندرجہ ذیل طالبات اوّل آئی ہیں اور ایک سال کی فیس کی حقدار قرار دی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

ایف اے سال اوّل میں اوّل :- امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب ۱۳۸/۱۵۰
" " دوم " " :- امۃ السمیع راشدہ صاحبہ " مولانا ابوالعطاء صاحب ۱۴۱/۱۵۰
بی اے سال اوّل میں اوّل :- بشریٰ شاہدہ صاحبہ بنت محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۰/۱۵۰
" " دوم " :- ناصرہ صاحبہ بنت چوہدری فضل قادر صاحب ۱۳۷/۱۵۰

خاکسار مریم صدیقہ
ڈائریکٹریس جامعہ نصرت ربوہ

ہفتہ قرآن کریم کی رپورٹیں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر ہدایت جملہ جماعتوں میں ہفتہ قرآن کریم منایا جا رہا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کی کارروائی کی رپورٹ نظارت میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یہ ایک ضروری امر ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

تقرر ناظم انصار اللہ ضلع لائلپور

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائلپور کا تبادلہ ہو جانے کی وجہ سے صدر محترم نے اُن کی جگہ مکرم چوہدری احمد الدین صاحب کو بطور ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور ۳۱ر دسمبر (فتح) ۱۹۷۳ء (۱۳۵۲ ہش) تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضلع لائلپور کی جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ناظم صاحب انصار اللہ سے تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ماہنامہ الفرقان کے متعلق اعلان

ماہ مئی کا نمبر اخباری کاغذ کے پرمٹ کے حصول کی پابندی کے باعث مقررہ تاریخ پر شائع نہیں ہو سکا۔ اب انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر شائع ہو جائے گا۔ خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

میری بڑی ہمشیرہ (والدہ لال دین صاحب ٹی آئی کالج ربوہ) عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں اور اب حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(سردار محمد خوشنویس روزنامہ الفضل)

۹۹۴۹